OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
ISSN (Online): 2664-0171
https://mei.aiou.edu.pk

امام خطابیؒ کی "اصلاح غلط المحدثین" (تعارف، منہج واسلوب اور امتیازی خصائص)

ڈاکٹر شہزادہ عمران ایوب
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور۔
ڈاکٹر محمد اعجاز
ڈائریکٹر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، دی یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور۔

Abstract

Imam Khattabi is related to the fourth century. He has written several books in various sciences. One of them an important book is "Islah Ghalat al-Muhaddiseen". In this book, he has written about ١٤٣ Ahadith under various titles and under these Ahadith he interpreted ١٦٠ words. In this regard, Initially, he mentions the correct words of the Hadith, then he mentions the misktake of some of the narrators and then He correctes it. As a inference, he has mentioned many Ayaat, Ahadith, verses and sayings of muhaddiseen in many places. In some places he also mentioned the Unique events of some mohaddiseen. It is also a discrimination feature of this book that he mentioned the verses and sayings of scholars with his own chain. Due to these qualities of the book, many mohaddiseen have also copied the quote in their own books in which Imam Ibn Aseer, Imam Nwawi, Qazi Ayaaz and Hafiz Ibn Hajar Asqlani are remarkable.

Key Words: Ahadith, Mistake, Correction, Explaination, Verses, Methodology and Effects etc.

امام خطابیؒ کا تعلق چوتھی صدی ہجری سے ہے۔آپ کے علمی مقام ومرتبہ کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نہ صرف محدث بلکہ فقیہ، ادیب، شاعر اور لغوی کے بطور بھی معروف تھے۔ خدماتِ حدیث کے حوالے سے آپ کو یہ انفرادیت حاصل ہے کہ صحیح بخاری اور سنن ابوداود کی اولین شروح تحریر کرنے کا اعزاز آپ ہی کو حاصل ہوا۔آپ نے مختلف علوم وفنون میں متعدد کتب تحریر فرمائیں جن میں سے ایک اہم کتاب "اصلاح غلط المحدثین" ہے۔

"اصلاح غلط المحدثین"یعنی محدثین کی اغلاط کی اصلاح۔ بلاشبہ عنوان ہی سے ظاہر ہے کہ اس کتاب کا موضوع کیا ہے۔اس میں امام خطابیؒ نے علماء و محدثین کی بعض اغلاط کی نشاندہی اور اصلاح فرمائی ہے۔پہلے تو یہ کتاب مخطوط شکل میں تھی لیکن اب یہ دکتور حاتم صالح ضامن کی تحقیق کے ساتھ بیروت سے طبع ہوئی ہے اور اسے مؤسسہ الرسالہ نے طبع کیا ہے۔مزید اس کا تعارف، خصوصیات اور منہج واسلوب کی تفصیل آئندہ سطور میں پیش کی جارہی ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

نام کتاب

اکثر اہل علم نے اس کتاب کا نام ''اصلاح غلط المحدثین''ہی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ امام ابن خلکانؒ(۱)،ابن عماد حنبلیؒ(۲)، حاجی خلیفہؒ(۳)، یاقوت حمویؒ(۴)،امام زرکلیؒ(۵)،اسماعیل پاشاؒ(۶)،اور عمر رضا کحالہؒ(۷) وغیرہ،ان سب نے اس کتاب کو اسی نام سے موسوم کیا ہے۔

- البتہ بعض اہل علم نے اسے ''اصلاح الغلط''کا نام دیا ہے۔ جیسا کہ علامہ صفدیؒ۔ (۸)
- بعض نے اسے ''اصلاح الالفاظ'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جیسا کہ امام زبیدیؒ۔(۹)
- حافظ ابن حجرؒ نے بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے لیکن اسے ''غلطات المحدثین''کا نام دیا ہے۔ (۱۰)
- قاضی عیاضؒ اور بعض دیگر علمانے بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے لیکن اسے کوئی نام نہیں دیا۔ (۱۱)
- معاصر مؤلفین میں سے دکتور نور الدین عترنے اس کتاب کا نام ''اصلاح خطاالمحدثین''ذکر کیا ہے۔(۱۲)
- اور مخطوطہ ازہریہ میں اس کا نام ''اصلاح الغلط'' جبکہ مخطوطہ ترکیہ میں اس کا نام ''كتاب الالفاظ التى يرويها اكثر الناس ملحونة ومحرفة''مذکور ہے۔ (۱۳)غالباًنام کے اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ امام خطابیؒ نے خود اس کتاب کا نام الگ سے کہیں ذکر نہیں فرمایا۔البتہ قابل ترجیح رائے یہی ہے کہ اس کتاب کا نام ''اصلاح غلط المحدثین''ہی ہے اور اس کی وجوہات یہ ہیں:

1. امام خطابیؒ کے حالات قلم بند کرنے والے علماء کی اکثریت نے اس کتاب کا یہی نام ذکر فرمایا ہے۔
2. دورِ حاضر میں تحقیق کے بعد یہ کتاب اسی نام سے طبع ہوئی ہے۔
3. نیز ''اصلاح خطأالمحدثین'' نام پر ''اصلاح غلط المحدثین'' نام کو اس لئے ترجیح ہے کیونکہ مؤلفؒ نے کتاب میں اکثر مقامات پر اغلاط کی نشاندہی کرتے ہوئے لفظ ''خطا'' کی بجائے لفظ ''غلط''ہی استعمال فرمایا ہے۔ (۱۴)

موضوع

روایات کے جن الفاظ میں محدثین سے تصحیف وتحریف ہوئی ہے ان کی نشاندہی اور امام خطابیؒ کے مطابق ان کی اصلاح و تصحیح کا بیان اس کتاب کا موضوع ہے۔

مقام وزمانہ تالیف

اس کا مقام وزمانہ تالیف یہ ہے کہ اولاًآپ نے اسے بخاریٰ شہر میں تین سوُانسٹھ ہجری(۳۵۹ھ)میں مسودے کی شکل میں تیار کیا اور پھر اس کی تہذیب وتکمیل کا کام آپ نے نیشاپور میں اپنے قیام کے دوران کیا۔ (۱۵)

سبب تالیف

بلاشبہ اس کتاب کی تالیف کا اہم سبب امام خطابیؒ کا یہ شوق اور حرص تھی کہ روایتِ حدیث میں محدثین سے ہونے والی اغلاط کی درستگی اور اصلاح کا کام ہونا چاہیے۔ نیز آپ کا یہ کام اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ آپ سنتِ نبوی سے کس

قدر محبت کرتے تھے اور اس کی حفاظت کا کس قدر شوق رکھتے تھے اور ہمیشہ ایسی دینی خدمت انجام دینے کے خواہش مند تھے جس میں لوگوں کا بہت نفع ہو۔ چنانچہ آپ نے خود یہ فرمایا ہے:

"اور میں نے یہ کتاب مشہور احادیث کے اُن الفاظ کی اصلاح پر ختم کی ہے جنہیں عام ناقلین نے تحریف کر کے روایت کر دیا ہے، میری رائے میں ان کے ذکر کی شدید ضرورت ہے اور انہیں مرتب کرنے میں لوگوں کا بہت فائدہ ہے۔"(۱۶)

مقدمہ وترتیبِ مضامین

امام خطابیؒ نے کتاب کا آغاز "بسم اللہ" سے کیا ہے۔ پھر مختصر مقدمہ نقل فرمایا ہے جس میں کتاب اور اس میں اپنے منہج کے متعلق بتایا ہے، چنانچہ فرمایا:

"هذه ألفاظ من الحديث يرويها أكثر الناس والمحدثين ملحونة ومحرفة أصلحناها لهم وأخبرنا بصوابها وفيها حروف تحتمل وجوها اخترنا منها ابينها واوضحها ، والله الموفق للصواب لا شريک له"(۱۷)

(یہ حدیث کے الفاظ ہیں جنہیں اکثر لوگ اور محدثین غلط اور تحریف شدہ ہی روایت کرتے ہیں، ہم نے ان کی اصلاح کا کام کیا ہے اور ان کی درستگی کی خبر دی ہے، اور ان میں بعض حروف ایسے بھی ہیں جن میں مختلف وجوہ کا احتمال ہے تو ہم نے ان میں سے زیادہ ظاہر وواضح وجہ کو اختیار کیا ہے، اور اللہ ہی درستگی کی توفیق دینے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔)

پھر اس کے بعد آپ نے بلا تاخیر غلط الفاظ کی اصلاح شروع کر دی ہے، چنانچہ سب سے پہلے آپ نے وہ الفاظ ذکر فرمائے ہیں جن میں بعض محدثین نے ضبط (زیر، زبر، پیش) کی غلطی کی ہے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ روایت نقل فرمائی ہے:

"هو الطهور مائة والحل مَيتتة"(۱۸)

(سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار بھی حلال ہے۔)

اس کے تحت ذکر فرمایا ہے کہ بعض راوی اس حدیث کو میتتہ کی میم پر زیر کے ساتھ میتتہ روایت کر دیتے ہیں حالانکہ یہ لفظ زیر کے ساتھ غلط ہے۔(۱۹) پھر اس طرح اغلاط کی اصلاح کرتے ہوئے ایک مقام پر یہ عنوان قائم کیا ہے:

"مما يكثر فيها تصحيف الرواة"(۲۰)

"یعنی ایسی احادیث جن میں رواۃ کی تصحیف بہت زیادہ ہے (ان میں سے بعض یہ ہیں)۔"

پھر اس کے تحت ایسی متعدد احادیث نقل فرمائی ہیں جن میں بعض رواۃ سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ حروف ہی تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے پہلی روایت نمازِ کسوف سے متعلقہ بیان فرمائی ہے جو حضرت سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں:

"فاذا هو بأَزَزٍ"

(مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔)(۲۱)

پھر آپ نے نقل فرمایا ہے کہ ان الفاظ کو بعض رواۃ نے یوں نقل فرمایا ہے (فاذا هو بارز) بروز (یعنی ظہور) سے، تو یہ ان کی غلطی ہے۔(۲۲) پھر اس طرح کی احادیث نقل کرنے کے بعد آگے چل کر آپ نے یہ عنوان نقل فرمایا ہے:

"جن الفاظ میں دفعِ اشکال کے لئے ہمزہ لگایا جانا چاہئے لیکن عام رواۃ وہاں ہمزہ ترک کر دیتے ہیں۔" (۲۳)

پھر اس کے بعد بطورِ مثال پہلی حدیث قربانی کے گوشت کے متعلق یہ نقل فرمائی ہے:

"وادخروا وائتجروا"(۲۴)

(اور (قربانی کا گوشت) ذخیرہ بھی کرو اور (صدقہ کرکے) اجر بھی حاصل کرو۔)

پھر آپ نے فرمایا ہے کہ بعض محدثین نے اس حدیث کے یہ لفظ روایت کئے ہیں "واتجروا" (اور تجارت کرو۔) تو ان سے معنیٰ ہی تبدیل ہو جاتا ہے اور صدقہ کا حکم تجارت کی طرف پھر جاتا ہے حالانکہ قربانی کے گوشت کی تجارت فاسد اور ناجائز ہے۔ ایسی متعدد احادیث نقل کرنے کے بعد پھر آپ نے یہ عنوان قائم کیا ہے:

"جن الفاظ میں تشدید ہونی چاہئے وہاں راوی تخفیف کر دیتے ہیں۔"(۲۵)

اور اس کے تحت صرف چار امثلہ ذکر فرمائی ہیں۔ پھر اس کے بعد یہ عنوان قائم کیا ہے کہ

"جن الفاظ میں تخفیف ہونی چاہئے وہاں راوی تشدید کر دیتے ہیں۔" (۲۶)

اس کے تحت آپ نے چھ امثلہ ذکر فرمائی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ کی دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ "اعوذبک من شر المسِیْحِ الدجال" (میں مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔)(۲۷) اس میں موجود لفظ "مسیح" کی میم پر زبر ہے اور سین پر شد نہیں لیکن بعض راوی اسے میم کی زیر اور سین کی شد کے ساتھ یوں "مِسّیح" روایت کرتے ہیں لیکن وہ غلط ہے۔ پھر آگے چل کر آپ نے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ "جن ناموں کو راوی تشدید کے ساتھ روایت کرتے ہیں حالانکہ ان میں تخفیف ہے۔"(۲۸) پھر اس کے تحت آپ نے متعدد مقامات کے اسماء بطورِ مثال ذکر فرمائے ہیں جیسے حدیبیہ اور جعرانہ وغیرہ۔ پھر اس کے بعد آپ نے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ "جن ناموں میں تشدید ہے لیکن راوی انہیں تخفیف کے ساتھ روایت کر دیتے ہیں۔"(۲۹) اور اس کے تحت بھی متعدد امثلہ ذکر فرمائی ہیں۔ پھر آگے چل کر آپ نے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ "جن الفاظ میں مد ہے لیکن راوی انہیں مد کے بغیر روایت کرتے ہیں۔"(۳۰) پھر اسی طرح کے مختلف عناوین کے تحت متعدد امثلہ ذکر کرنے کے بعد کتاب کے آخر میں آپ نے یہ عنوان قائم کیا ہے:

"ایسے الفاظ جو روایات میں تو مختلف ہیں لیکن ان کا معنیٰ مختلف نہیں ہے۔"(۳۱)

اس کے تحت بھی آپ نے بہت سی مثالیں ذکر فرمائی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت خبابؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر میں قراءت فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، پھر ان سے پوچھا گیا کہ آپ

کو اس کا کیسے پتہ چلتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا (باضطراب لحيتة) "آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے۔" (۳۲)
اس کے بعد آپ نے نقل فرمایا ہے کہ اس روایت کے یہ الفاظ بھی بیان کئے گئے ہیں (لحييه) "یعنی آپ ﷺ کے دونوں جبڑے ہلنے سے۔" پھر آپ نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں الفاظ (معنی کے اعتبار سے) قریب ہی ہیں
بعد ازاں اسی مبحث کے اختتام پر آپ نے کتاب کو بھی ختم فرمایا ہے۔

منہج و اسلوب

اس کتاب میں امام خطابیؒ نے اغلاط کی اصلاح کے سلسلے میں جو منہج و اسلوب اپنایا ہے اسے چند نکات کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے، ملاحظہ فرمایئے۔

- سب سے پہلے امام خطابیؒ حدیث کے درست الفاظ نقل فرماتے ہیں اور اس دوران غالباً آپ صرف انہی الفاظ پر اعراب لگاتے ہیں جن میں بعض رواۃ نے غلطی کی ہوتی ہے۔
- پھر آپ وہ غلطی نقل فرماتے ہیں جو بعض رواۃ و محدثین سے ہوئی ہوتی ہے۔
- پھر آپ واضح لفظوں میں غلطی کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (وهو غلط)) "یہ غلط ہے۔" اور ایسا کتاب کے اکثر و بیشتر مقامات پر دیکھا جا سکتا ہے۔ (۳۳)
- بعض اوقات اغلاط کی نشاندہی کرتے ہوئے آپ غلط لفظ کے معنی کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں کہ صحیح کا معنی یہ ہے اور اگر اسے غلط پڑھا جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا جیسا کہ ایک مقام پر حدیث ((انا سيد ولد آدم ولا فَخْرَ)) "میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں"، (۳۴) نقل کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں لفظ فَخْر کی خاء ساکن ہے اور یہاں آپ ﷺ کا مقصود یہ ہے کہ یہ الفاظ میں فخر و تکبر سے نہیں بلکہ محض شکر اور تحدیثِ نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں۔ (امام خطابیؒ نے فرمایا کہ) میں نے سنا ہے کہ بعض لوگ یہ الفاظ خاء کی زبر کے ساتھ یوں پڑھتے ہیں فَخَر۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے اور اس سے معنی بھی تبدیل ہو جاتا ہے اور پہلے معنی کے بالکل برعکس معنی کی طرف پھر جاتا ہے۔ (۳۵)
- جن کلمات کی بھی آپ اصلاح فرماتے ہیں، اکثر مقامات پر آپ ان کی لغوی تشریح و توضیح بھی فرماتے ہیں اور بعض مقامات پر اس کی تشریح چند دیگر اہل علم سے بھی نقل فرماتے ہیں جیسا کہ کلمہ "القسي" کی اصلاح کرتے ہوئے آپ نے خود اس کی تشریح و توضیح بھی فرمائی ہے۔ (۳۶) اسی طرح ایک دوسرے مقام پر کلمہ "النبل" کی تشریح میں آپ نے امام اصمعیؒ کا قول نقل فرمایا ہے۔ (۳۷)

- چند مقامات پر آپ نے ایسا بھی کیا ہے کہ بعض کلمات کی تشریح کے سلسلے میں اپنی کتاب غریب الحدیث کا حوالہ دیا ہے کہ ہم نے اس کی شرح اپنی کتاب (غریب الحدیث) میں کر دی ہے جیسا کہ آپ نے ''الملحۃ والملحتان'' کے متعلق فرمایا ہے۔[۳۸] اسی طرح کلمہ ''ازز'' کے متعلق بھی آپ نے یہی فرمایا ہے۔[۳۹]
- اگر کسی کلمہ کے متعدد اعراب ایک سے زیادہ معانی پر دلالت کرتے ہوں تو آپ اسے بھی ذکر فرماتے ہیں جیسا کہ آپ نے ایک مقام پر کلمہ عوش کے متعلق نقل فرمایا ہے کہ اگر اسے عین کی پیش کے ساتھ العُرش پڑھا جائے تو یہ عریش کی جمع ہے اور اس سے مراد مکہ کے گھر ہیں اور اگر اسے عین کی زبر کے ساتھ العَرش پڑھا جائے تو اس سے مراد رحمن کا عرش ہے۔[۴۰]
- بعض مقامات پر جن الفاظ کو آپ درست قرار دیتے ہیں اُن کے لئے بطورِ استشہاد قرآنی آیات نقل فرماتے ہیں جیسا کہ کلمہ المنی کے لئے آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت (اَفَرَاَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ)[۴۱] نقل فرمائی ہے۔[۴۲]
- بعض اوقات آپ بطورِ استشہاد اشعار بھی نقل فرماتے ہیں۔ جیسا کہ کلمہ ولدت کے لئے آپ نے یہ شعر نقل فرمایا ہے

اذا ما ولدوا یوما تنادوا　　　اَجدی تحت شاتک ام غلام[۴۳]

- اسی طرح آپ متعدد ائمہ حدیث (جیسے امام یحییٰ بن معین ؒ[۴۴]، وکیع بن جراحؒ[۴۵] اور امام طبریؒ[۴۶] وغیرہ) اور ائمہ لغت (جیسے ابو عبیدؒ[۴۷]، ابن اعرابیؒ[۴۸]، خلیل بن احمدؒ[۴۹]، اصمعیؒ[۵۰]، کسائیؒ[۵۱]، لیث بن مظفرؒ[۵۲]، ثعلبؒ[۵۳]، قطربؒ[۵۴]، مبردؒ[۵۵]، شمر بن حمدویہؒ[۵۶] اور اخفشؒ[۵۷] وغیرہ) کے اقوال بھی نقل فرماتے ہیں۔
- بعض مقامات پر ائمہ کے اقوال نقل کرتے ہوئے اگر آپ کو کسی سے اتفاق نہ ہو تو آپ اس کا تعاقب بھی کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے ابو عبیدؒ کا تعاقب فرمایا ہے، چنانچہ ایک جگہ آپ نے یہ روایت نقل فرمائی ہے ((اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث)) ''اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث چڑیلوں سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔''[۵۸] اس کے بعد آپ نے نقل فرمایا ہے کہ اصحابِ حدیث اس میں موجود لفظ خبث کو باء ساکن کے ساتھ یوں خُبث روایت کرتے ہیں، ابو عبیدؒ نے بھی اسے اپنی کتاب میں اسی طرح روایت کیا ہے اور اس کی تفسیر فرمائی ہے... حالانکہ یہ لفظ حقیقت میں باء پر پیش کے ساتھ خُبُث ہے جو خبیث کی جمع ہے جبکہ لفظ خبائث جمع ہے خبیثۃ کی...۔[۵۹] علاوہ ازیں آپ نے ایک دوسرے مقام پر امام شعبہؒ کا قول نقل فرما کر اُن کا بھی تعاقب کیا ہے اور واضح لفظوں میں ان کی رائے کو غلط قرار دیا ہے۔[۶۰]
- کبھی کبھار آپ احادیث کی روایت میں غلطی کرنے والے محدثین کے انوکھے واقعات بھی نقل فرماتے ہیں جیسا کہ آپ نے ایک حدیث یہ نقل فرمائی ہے کہ (نھیہ عن الحِلَقِ قبل الصلاۃ فی یوم الجمعۃ)) ''نبی ﷺ نے جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے پہلے (حصولِ علم اور مذاکرہ کے لئے) حلقے بنانے سے منع فرمایا ہے۔''[۶۱] اس کے بعد آپ نے فرمایا

ہے کہ بہت سے محدثین اس حدیث کو اس طرح بھی روایت کرتے ہیں ((عن الحَلْقِ قبل الصلاۃ)) یعنی اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ نبی ﷺ نے نماز سے پہلے سر منڈانے سے منع فرمایا ہے، اسی لئے میرے ایک شیخ نے مجھ سے کہا: (لم احلق راسی قبل الصلاۃ نحوا من اربعین سنۃ بعدما سمعت ھذا الحدیث)) "میں نے چالیس سال کے عرصہ سے نمازِ جمعہ سے پہلے اپنا سر نہیں منڈایا جب سے یہ حدیث سنی ہے۔" (خطابیؒ فرماتے ہیں کہ) یہ لفظ حِلَق ہے جو حلقہ کی جمع ہے۔۔۔۔[۶۲]

- اگر کسی حدیث کے الفاظ پر اعراب کی مختلف وجوہ موجود ہوں تو آپ ان سب کو ذکر کرتے ہیں اور ان میں سے قابل ترجیح کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ((والاول اجود)) "پہلی وجہ ہی زیادہ عمدہ ہے۔" (۶۳) اور بعض اوقات راجح وجہ کے بیان کے لئے یہ الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں ((ابین)) "(یہی) زیادہ ظاہر ہے۔"[۶۴]

لغوی آراء

واضح رہے کہ کتاب میں جہاں کہیں بھی آپ نے مختلف لغوی آراء میں سے کسی ایک کو ترجیح دی ہے یا مختلف وجوہِ اعراب میں سے کسی ایک کو زیادہ عمدہ قرار دیا ہے، یا ائمہ لغت کے اقوال نقل کر کے ان کی تائید کی ہے یا ان سے اختلاف کرتے ہوئے ان کا تعاقب کیا ہے اور درست رائے ذکر کرتے ہوئے کسی ایک اعراب کو صحیح قرار دیا ہے وہ تمام اقوال امام خطابیؒ کی لغوی آراء ہی شمار ہوں گے جیسا کہ سابقہ عنوان کے تحت اس کی متعدد امثلہ ذکر کی جاچکی ہیں۔

فقہی آراء

چونکہ کتاب کا موضوع فقہ سے متعلق نہیں بلکہ خالصتاً الفاظ کی لغوی توضیح و تصحیح سے متعلق ہے اس لئے اس میں آپ کی فقہی آراء موجود نہیں۔ البتہ صرف ایک مقام پر آپ کی ایک فقہی رائے مذکور ہے کہ جہاں آپ نے حدیث کے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں (وائتجروا)[۶۵]۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ہے:

"ای تصدقوا طلب الاجر فیہ ، والمحدثون یقولون : واتجروا ، فینقلب المعنی عن الصدقۃ الی التجارۃ ، وبیع لحوم الاضاحی فاسد غیر جائز"

(اس سے مراد یہ ہے کہ (قربانی کا گوشت) اجر وثواب کے حصول کی نیت سے صدقہ کرو۔ لیکن (بعض) محدثین اس حدیث کے یہ الفاظ روایت کرتے ہیں کہ واتجروا "اور تجارت کرو" اس طرح حدیث کا معنی صدقہ سے تجارت کی طرف پھر جاتا ہے حالانکہ قربانی کے گوشت کی بیع فاسد ہے جائز نہیں)۔[۶۶]

امتیازی خصائص

اس کتاب کے چند ایسے خصائص جو اسے ممتاز کرتے ہیں حسب ذیل ہیں:

- احادیث کے ایسے الفاظ جن میں بعض محدثین سے غلطی ہوئی ہے اور انہوں نے اُن الفاظ کو غلط ہی روایت کر دیا ہے ان کی اصلاح اور تصحیح کے حوالے سے یہ کتاب اہم مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔
- یہ کتاب قیمتی لغوی اثاثہ ہے، کیونکہ اس میں ایک سو تینتالیس (۱۴۳) احادیث کے تحت تقریباً ایک سو ساٹھ (۱۶۰) الفاظ کی تصحیح و تشریح موجود ہے۔
- اس کتاب میں ادبی رنگ بھی نمایاں ہے کیونکہ مؤلفؒ نے بہت سے مقامات پر بطورِ استشہاد متعدد اشعار اور ضرب الامثال نقل فرمائی ہیں۔
- یہ کتاب اس لحاظ سے بھی نہایت اہم ہے کہ یہ امام خطابیؒ کی بہت سی لغوی آراء و ترجیحات پر مشتمل ہے۔
- اس کتاب کی ایک امتیازی خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں ہر مقام پر اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور الفاظ کی تصحیح کے حوالے سے جتنے کلام کی ضرورت ہے صرف اتنا ہی نقل کیا گیا ہے۔
- اس کتاب کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ یہ اُن کتب میں شمار ہوتی ہے کہ جن میں محدثین نے بالخصوص نقدِ متون کا اہتمام کیا ہے اور اس سے اُن حضرات کی بھی تردید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ محدثین کا کام صرف سندِ حدیث تک ہی محدود ہے

مصادر

- اوّلاً اس کتاب کا مصدر آپ کے شیوخ کے وہ اقوال و روایات ہیں جو آپ نے سند سمیت ان سے ذکر فرمائی ہیں جیسا کہ ابن اعرابیؒ(۶۷) اور ابو عمر غلام ثعلبؒ(۶۸) وغیرہ کے اقوال۔
- علومِ حدیث کی بعض کتب بھی اس کتاب کا مصدر ہیں کیونکہ آپ نے ان سے نقل فرمایا ہے جیسا کہ ابو عبید قاسم بن سلامؒ کی غریب الحدیث وغیرہ۔ (۶۹)
- اسی طرح بعض دیگر محدثین سے بھی آپ نے نقل فرمایا ہے کہ جن کی کتب کے اسماء نہیں مل سکے جیسا کہ امام وکیع بن جراحؒ(۷۰)، امام ابن جریر الطبریؒ(۷۱) اور امام شعبہ بن حجاجؒ(۷۲) وغیرہ۔
- بعض ائمہ لغت سے بھی آپ نے نقل فرمایا ہے جیسا کہ خلیل بن احمد فراھیدیؒ(۷۳)، امام اصمعیؒ(۷۴)، قطربؒ(۷۵)، امام ثعلبؒ(۷۶)، ابن دریدؒ(۷۷)، امام کسائیؒ(۷۸) امام اخفشؒ(۷۹) اور امام مبردؒ(۸۰) وغیرہ۔

اثرات

جن علماء و محدثین نے امام خطابیؒ کی اس کتاب سے استفادہ کیا ہے اور اس سے اقتباسات نقل کئے ہیں ان میں سے چند ایک کا بیان حسب ذیل ہے:

- امام مجد الدین ابن اثیرؒ نے اپنی کتاب "جامع الاصول" میں بعض مقامات پر شرح الغریب کے تحت امام خطابیؒ کی اس کتاب سے استفادہ کیا ہے اور آپ کے اقوال نقل فرمائے ہیں۔ (۸۱)

- حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اپنی کتاب "تلخیص الحبیر" میں کلمہ الخلوف کی توضیح میں امام خطابیؒ کی اس کتاب سے نقل فرمایا ہے اور اس کتاب کا نام "غلطات المحدثین" ذکر فرمایا ہے۔[۸۲]
- امام نوویؒ نے "شرح صحیح مسلم" میں کتاب الحیض کی تشریح کے دوران امام خطابیؒ کی اس کتاب سے نقل فرمایا ہے۔[۸۳] اسی طرح بعض دیگر مقامات پر بھی اس سے اقتباسات نقل فرمائے ہیں۔[۸۴]
- یاقوت حمویؒ نے "معجم البلدان" میں الجعرانہ کے تحت امام خطابیؒ کی اس کتاب سے نقل فرمایا ہے۔[۸۵] اسی طرح الحدیبیہ کے تحت بھی اس سے نقل فرمایا ہے۔[۸۶]
- قاضی عیاضؒ نے اپنی کتاب "مشارق الانوار" میں اس کتاب سے بہت زیادہ اقتباسات نقل فرمائے ہیں۔[۸۷]
- امام سیوطیؒ نے اپنی کتاب "التطریف فی التصحیف" میں اس کتاب سے نقل فرمایا ہے۔[۸۸]
- امام محمد مرتضیٰ الزبیدیؒ نے اپنی کتاب "تاج العروس" کے مصادر میں اس کتاب کو بھی شمار کیا ہے اور اسے "اصلاح الالفاظ" کا نام دیا ہے۔[۸۹]

حاصل بحث

امام خطابیؒ کی اہم کتب میں سے ایک "اصلاح غلط المحدثین" بھی ہے جو محدثین کی بعض اغلاط اور ان کی تصحیح پر مشتمل ہے۔ اس میں آپ نے مختلف عناوین کے تحت ایک سو تنتالیس (۱۴۳) احادیث نقل فرمائی ہیں اور ان کے تحت ایک سو ساٹھ الفاظ کی تشریح و تصحیح فرمائی ہے۔ اس سلسلے میں اولاً آپ حدیث کے درست الفاظ نقل فرماتے ہیں، پھر رواۃ کی غلطی ذکر کرتے ہیں اور پھر اس کی تصحیح فرماتے ہیں۔ بطورِ استشہاد آپ نے متعدد مقامات پر آیات، احادیث، اشعار اور ائمہ حدیث کے اقوال بھی نقل فرمائے ہیں۔ بعض مقامات پر آپ غلطی کرنے والے محدثین کے انوکھے واقعات بھی ذکر فرماتے ہیں۔ اس میں صرف ایک مقام پر آپ کی فقہی رائے کا ذکر ہے۔ اس کتاب کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اکثر و بیشتر مقامات پر آپ نے اشعار اور علما کے اقوال اپنی سند کے ساتھ ذکر فرمائے ہیں۔ پیش نظر کتاب کی انہی خصوصیات اور اہمیت کے باعث متعدد محدثین نے اپنی اپنی کتب میں اس سے اقتباسات بھی نقل فرمائے ہیں جن میں امام ابن اثیرؒ، امام نوویؒ، قاضی عیاضؒ اور حافظ ابن حجرؒ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

(۱) ابن خلکان، وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان، تحقیق: احسان عباس، دار صادر بیروت، ۱۴۰۳ھ ج ۲، ص ۲۱۴۔

(۲) ابو الفلاح، عبد الحی بن احمد ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، دار ابن کثیر، بیروت (۴، ۲۷۴)۔

(۳) حاجی خلیفہ، کشف الظنون، مکتبۃ المثنی بغداد، ۱۹۴۱ء، ج ۱، ص ۸۱۔

(۴) یاقوت حموی، شہاب الدین ابو عبد اللہ، معجم الادباء، دار الغرب الاسلامی بیروت، ۱۴۱۴ھ ج ۳، ص ۱۲۰۶

(۵) الزرکلی، خیر الدین، الاعلام، دار العلم للملایین بیروت، ۱۴۰۶ھ ج ۲، ص ۲۸۳

(۶) اسماعیل بن محمد امین بن میر سلیم البابانی البغدادی، ھدیۃ العارفین اسماء المؤلفین وآثار المصنفین، بیروت، ۱۴۰۲ھ ج ۱، ص ۶۸

(۷) عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، دار احیاء التراث العربی بیروت، بدون التاریخ، ج ۴، ص ۴۷
(۸) الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک بن عبداللہ، الوافی بالوفیات، دار احیاء التراث بیروت، ۱۴۲۰ھ ج ۷، ص ۲۰۸
(۹) الزبیدی، محمد مرتضی، تاج العروس من جواہر القاموس، دار الھدایۃ للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، ج ۱۳، ص ۳۶۶۔
(۱۰) ابن حجر العسقلانی، ابوالفضل شہاب الدین احمد، تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر، بیروت، ۱۹۸۹ء، ج ۱، ص ۲۲۸۔
(۱۱) قاضی عیاض، عیاض بن موسی بن عیاض ابوالفضل، مشارق الانوار علی صحاح الآثار، دار التراث بیروت، ۱۹۹۵ء، ج ۱، ص ۵۔
(۱۲) نور الدین عتر، منہج النقد فی علوم الحدیث، دار الفکر دمشق، ۱۴۱۸ھ، ج ۱، ص ۴۴۷۔
(۱۳) دکتور حاتم ضامن، مقدمہ تحقیق اصلاح غلط المحدثین، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۹۸۵ء، ص ۱۱۔ ۱۲۔
(۱۴) دیکھئے: ص ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۳۳، ۳۵، ۳۷...۔
(۱۵) الخطابی، حمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی، مقدمہ غریب الحدیث، تحقیق: عبدالکریم ابراہیم العزباوی، جامعہ ام القری مکۃ المکرمۃ، ۱۹۸۲ء (۱/۵۲، ۵۱)۔ والذھبی، حافظ شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ، ج ۳، ص ۱۴۹
(۱۶) غریب الحدیث ج ۱، ص ۴۹
(۱۷) مقدمہ اصلاح غلط المحدثین، ص ۱۹۔
(۱۸) ابوداود، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابوداود، مطبوعہ دار السلام ریاض، ۱۴۲۰ھ، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء بماء البحر (۸۳)
(۱۹) اصلاح غلط المحدثین، ص ۲۰۔
(۲۰) ایضا، ص ۲۹۔
(۲۱) الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، مکتبہ ابن تیمیہ قاھرہ، ۱۴۱۵ھ، ج ۷، ص ۱۹۱، رقم الحدیث: ۶۷۹۹۔
(۲۲) اصلاح غلط المحدثین، ص ۲۹۔
(۲۳) ایضا، ص ۳۱۔
(۲۴) سنن ابی داود، کتاب الاضاحی، باب فی حبس لحوم الاضاحی، ۲۸۱۳
(۲۵) اصلاح غلط المحدثین، ص ۳۵۔
(۲۶) ایضا، ص ۳۶۔
(۲۷) النسائی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب، سنن نسائی، مطبوعہ دار السلام ریاض، ۱۴۲۰ھ، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من عذاب جھنم وشر المسیح الدجال (۵۵۰۶)۔ واحمد بن حنبل، ابوعبداللہ الفقیہ المحدث، مسند احمد، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۲۰۰۱ء، ۲۳۴۲
(۲۸) اصلاح غلط المحدثین، ص ۳۸۔
(۲۹) ایضا، ص ۴۰۔
(۳۰) ایضا، ص ۴۵۔
(۳۱) ایضا، ص ۶۵۔
(۳۲) البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، مطبوعہ دار السلام، کتاب الاذان، باب رفع البصر الی الامام فی الصلاۃ، ص ۷۴۶۔
(۳۳) اصلاح غلط المحدثین، ص: ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۳۳، ۳۵، ۳۷...۔
(۳۴) ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ (۴۳۰۸)۔
(۳۵) اصلاح غلط المحدثین، ص ۶۲۔
(۳۶) ایضا، ص ۳۵۔
(۳۷) ایضا، ص ۲۳۔

(۳۸) ایضا، ص ۶۴۔

(۳۹) ایضا، ص ۲۹۔

(۴۰) ایضاص ۵۲۔

(۴۱) سورۃ الواقعۃ ۵۶: ۵۸

(۴۲) اصلاح غلط المحدثین، ص ۲۴۔

(۴۳) ایضا، ص ۲۶۔

(۴۴) ایضا، ص: ۵۵۔

(۴۵) ص ۵۳۔

(۴۶) ص ۴۷۔

(۴۷) ص ۲۱، ۲۴، ۴۰۔

(۴۸) ص ۲۲، ۳۷۔

(۴۹) ص ۵۳۔

(۵۰) ص ۲۳، ۳۹، ۴۲۔

(۵۱) ص ۲۸، ۶۸۔

(۵۲) ص ۵۴۔

(۵۳) ص ۲۶، ۳۳، ۴۱، ۵۱۔

(۵۴) ص ۷۱۔

(۵۵) ص ۲۰۔

(۵۶) ص ۴۲۔

(۵۷) ص ۷۲۔

(۵۸) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب مایقول عند الخلاء (رقم الحدیث: ۱۴۲) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب مایقول اذا اراد دخول الخلاء (رقم الحدیث: ۱۲۲) سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب مایقول الرجل اذا دخل الخلاء، رقم الحدیث: ۲۹۶۔

(۵۹) اصلاح غلط المحدثین، ص ۲۱، ۲۲۔

(۶۰) ایضا، ص ۵۷۔

(۶۱) سنن ابی داود، کتاب الجمعۃ، باب التحلق یوم الجمعۃ قبل الصلاۃ، رقم الحدیث: ۱۰۷۹۔

(۶۲) اصلاح غلط المحدثین، ص ۲۸۔

(۶۳) ایضا، ص ۲۸، ۴۱، ۵۱، ۵۸۔

(۶۴) ایضا، ص ۲۴۔

(۶۵) سنن ابی داود، کتاب الاضاحی، باب فی حبس لحوم الاضاحی (رقم الحدیث: ۲۸۱۳) سنن ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ادخار لحوم الاضاحی، رقم الحدیث ۳۱۶۰۔

(۶۶) اصلاح غلط المحدثین، ص ۳۱۔

(۶۷) اصلاح غلط المحدثین، ص ۲۲، ۳۷، ۴۲۔

(۶۸) ایضا، ص ۲۰، ۲۶، ۴۵۔

(۶۹) ایضا، ص ۲۴، ۴۰۔
(۷۰) ایضا، ص: ۵۳۔
(۷۱) ایضا، ص ۷۴۔
(۷۲) ایضا، ص ۵۷۔
(۷۳) ایضا، ص ۵۳۔
(۷۴) ایضا، ص ۲۳۔
(۷۵) ایضا، ص ۱۷۔
(۷۶) ایضا، ص ۲۶۔
(۷۷) ایضا، ص ۳۹۔
(۷۸) ایضا، ص ۲۸۔
(۷۹) ایضا، ص ۲۷۔
(۸۰) ایضا، ص: ۲۰)۔
(۸۱) ابن الاثیر، مجد الدین ابو السعادات المبارک بن محمد الجزری، جامع الاصول فی الاحادیث الرسول، دار الفکر بیروت، ۱۹۷۲ء ج۱، ص ۴۹۴
(۸۲) التلخیص الحبیر، ج۱، ص ۲۲۸۔
(۸۳) النووی، محیی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، بیروت، ۱۳۹۲ھ ج ۳، ص ۲۱۰
(۸۴) دیکھئے: المنہاج، ج ۴، ص ۲۱-۱۷
(۸۵) یاقوت حموی، شہاب الدین ابوعبداللہ، معجم البلدان، دار صادر بیروت، ۱۹۹۵ء ج ۲، ص ۱۴۲
(۸۶) ایضاج ۲، ص ۲۲۹
(۸۷) دیکھئے: مشارق الانوار علی صحاح الآثار، ج۱ص ۲۵، ۲۸، ۷۷، ۹۸)، ج ۲ص ۱۵، ۳۰، ۳۳۔
(۸۸) السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر، التطریف فی التصحیف، تحقیق: علی حسیب البواب، دار الفائز، ۱۴۰۹ھ، ص ۶۳
(۸۹) تاج العروس من جواہر القاموس ج۱، ص ۶